هو حيى فى قبره كحياة الانبياء
حياتهم اعلى وا كمل من الشهداء

وحرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء
وشانهم ارفع فى الارض و السماء

مماتی فتنہ

علمائے دیوبند کی نظر میں

(حضرت مولانا) محب اللہ عفی عنہ

خلیفۂ مجاز

شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خادم

مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان (پاکستان)

فون: 0824-411082 موبائل: 0333-3807299 0302-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

خانقاہ سراجیہ
کندیاں ضلع میانوالی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات والتحیات فقیر ابو الخلیل خان محمد عفی عنہ

مکرم حاکم خان صاحب

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرون اولیٰ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لیکر آج تک جمیع علماء کرام کا اجماعی عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو عقیدہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں۔ اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں انکو حیات حاصل ہے۔ اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔ صرف یہ ہے۔ کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں۔ روضۂ اقدس پر جو درود شریف پڑھے۔ وہ بلاواسطہ سنتے ہیں۔ اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضرات دیوبند کا بھی یہی عقیدہ

ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف کرے۔ اتنی بات یقینی ہے۔ کہ وہ اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جو شخص اکابر دیوبند کے مسلک کے خلاف رات دن تقریریں کرے۔ اور اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہے یہ بات کم از کم ہمیں تو سمجھ نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم اور اکابر دیوبند کے مسلک پر صحیح پابند بنا کر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین۔ فقیر خان محمد عفی عنہ۔ خانقاہ سراجیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتنہ مماتی جو اپنے آپ کو مرکزی اشاعت توحید وسنت یا اشاعت توحید وسنت کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا منکر ہے (نعوذ باللہ) اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سماع کا بھی منکر ہے۔

عقیدۂ حیات النبی ﷺ علمائے دیو بند کی نظر میں

1۔ جمیع علماء دیو بند رحمھم اللہ تعالیٰ علیہم کا عقیدہ :

"ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں" (اَلْمُهَنَّد علی المفند صفحہ 21)

2۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ:

" آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں" (ھدایة الشیعه صفحہ 44)

3۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام بالیقین قبر میں زندہ ہیں" (ہدایۃ الشیعہ صفحہ 268)

4- محدث العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کہ انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہوتے ہیں کا مطلب یہ نہیں کہ فقط ان کی ارواح زندہ ہیں بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام روح و بدن کے مجموعہ کے ساتھ زندہ ہیں۔ (تحیۃ الاسلام صفحہ 36)

5۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ:

" حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس عالم کا رزق دیا جاتا ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نماز پڑھتے ہیں جو کہ صرف لذت حاصل کرنے کیلئے ہے"

(نشر الطیب ماہنامہ الحسن کا حکیم الامت نمبر صفحہ 407 دسمبر 1987)

6۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ:

"اکابر علماء دیو بند وفات ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیاتِ جسمانی کے صرف قائل ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور بڑے زور وشور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہیں" (نقش حیات جلد اول صفحہ 122)

7۔ رئیس المفسرین مولانا حسین علی واں بھچراں رحمۃ اللہ علیہ:

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری قبر کے پاس درود شریف پڑھا تو میں خود سنتا ہوں جس

نے دور سے پڑھا تو مجھے پہنچایا جاتا ہے" (تحریراتِ حدیث صفحہ 211)

8۔شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللّٰہ علیہ:

"علامہ سخاوی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے۔امام بیہقی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور علامہ سیوطی نے بھی اس موضوع پر مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے" (فضائل درود شریف صفحہ 32-33)

9۔حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللّٰہ علیہ :

اکابر دیوبند برزخ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی حیات کے قائل ہیں، علماء دیوبند اس کے اقراری ہیں کہ آج بھی امت کے ایمان کا تحفظ گنبد خضراء کے منبع ایمانی سے ہو رہا ہے۔(ماہنامہ الرشید، دارالعلوم دیوبند نمبر 1975)

10۔حضرت امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللّٰہ علیہ:

"میرا عقیدہ وہی ہے جو حضرات اکابر علماء دیوبند کا ہے کہ انبیاء (علیہم الصلوۃ والسلام) اپنی قبروں میں اسی جسد عنصری سے زندہ ہیں جو اس دنیا میں تھا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا ابدان دنیاوی کے ساتھ اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہونا اہلسنت والجماعت کا اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے" (خدام الدین دسمبر 1960)

11۔شیخ العرب والعجم حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللّٰہ علیہ:

حضرت مولانا درخواستی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے 1362ھ میں فریضہ حج ادا کرنے کے بعد روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اشعار کہے وہ یہ ہیں۔

هو حيي في قبره كحياة الانبياء　　وحرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء

حياتهم اعلى وا كمل من الشهداء　　وشانهم ارفع في الارض و السماء

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام زندہ ہیں اور زمین پر حرام ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔انبیاء علیہم السلام کی حیات شہداء کی حیات سے اعلیٰ اور اکمل ہے۔اور انبیاء علیہم السلام کی شان زمین اور آسمان میں بہت اونچی ہے۔

12۔شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ:

''میرا اور میرے اکابر کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ مطہرہ میں حیات جسمانی کے ساتھ حیات ہیں یہ حیات برزخی ہے مگر حیات دنیوی سے بھی قوی تر ہے۔جو حضرات اس مسئلہ کے منکر ہیں میں ان کو اہل حق نہیں سمجھتا۔نہ وہ علماء دیوبند کے مسلک پر ہیں۔'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد اول صفحہ 90/91)

بندۂ ناچیز مُحبُّ اللہ عفی عنہ کا شفقت والا مشورہ

مماتی حضرات سے التماس ہے کہ ہر چیز میں انصاف ضروری ہے، خصوصاً انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بارے میں۔ جو آدمی اپنی گدھی پر کچھ پرچون کا سامان لاد کر گھروں کے دروازوں پر فروخت کرتا ہے اس کے پاس کچھ سامان تو ہوتا ہے لیکن ہر چیز نہیں۔ دوسری طرف بازار میں بڑی بڑی دکانوں پر ہر چیز مل جاتی ہے۔ گدھی پر لاد کر گھر گھر فروخت کرنے والے اور بڑی بڑی دکانوں کا تقابل نہیں ہوسکتا۔ مماتی حضرات نے تھوڑا سا علم سیکھا ہوا ہے اور یہ اس کے حقیقی معنی سے بھی واقف نہیں۔ ایسے بڑے بڑے حضرات جن کا اوپر ذکر آیا ہے علم کے دریا ہیں اور ان سے موازنہ نہیں ہوسکتا جیسے دیوبند کے حضرات کرام حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ، مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ اب جو لوگ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کو جواب دے سکتے ہیں کہ ہم ان حضرات اور دوسرے بڑے حضرات سے علم اور تقویٰ میں بہتر تھے؟ منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مماتی حضرات روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ سکتے ہیں کہ میں ان حضرات سے علم و عمل میں بہتر تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کو نہیں مانتا تھا؟ مماتی حضرات کو میں مشورہ دیتا ہوں کہ تم لوگ ایسی سنگین گستاخانہ بات سے سچی توبہ کرلو کیونکہ اگر کوئی آدمی زندہ شخص کو کہے کہ تم مردہ ہو، نہ چل سکتے ہو، نہ سن سکتے ہو، نہ اٹھ سکتے ہو، نہ بول سکتے ہو تو کیا وہ زندہ شخص اس آدمی سے ناراض نہ ہوگا کہ میں زندہ ہوں اور تم مجھے مردوں میں شمار کرتے ہو۔ جاؤ جب میں مردہ ہوں تو تمھارے ساتھ کوئی تعاون نہیں کروں گا۔

اسی طرح اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے ناراض ہوگئے کہ میں زندہ تھا آپ نے مجھے مردوں میں شمار کیا تو تمھارا کیا حشر ہوگا۔ زندہ کو مردہ کہنا بُری بات ہے اور زندہ کو زندہ کہنا اکرام ہے، اسی وجہ سے اللہ جل جلالہ نے شہداء کو مردہ کہنا حرام فرمایا ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت سے انکار کیا کہ جاؤ اللہ تعالیٰ نے مجھے حیات کا اکرام دیا تھا، تم نے ممات کی بے احترامی سے موصوف کیا تو آپ کا کیا حشر ہوگا؟ یہ سب بڑے بڑے علماء کرام، اولیاء عظام ہیں، ان پر اعتماد کرو اور اپنی تھوڑی سی معلومات پر اعتماد مت کرو۔ آپ نے اگر بات نہ مانی تو نہ میرا نقصان ہے نہ انبیاء کرام علیہم السلام کا، نقصان صرف اور صرف تمھارا اپنا ہوگا۔ مماتی حضرات کے پاس دین کی تمام باتیں چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعوذ باللہ مردہ ہونے کی بات رہ گئی ہے اور لوگوں کو یہی سکھا رہے ہیں۔ کیا دوسری تمام دینی خدمات ختم ہوگئی ہیں؟ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا فرمائیں۔ آمین

قرآن وسنّت کی روشنی میں عقیدۂ حیاتُ النبی ﷺ

1۔قرآن پاک میں شہداء کے بارہ میں حیات ثابت ہے اور تم بھی مانتے ہو تو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات ضرور ثابت ہوتی ہے۔

2۔حضرت سلمان علیہ الصلوۃ والسلام کے عصا کو کیڑوں نے کھا لیا سختی کے باوجود لیکن انکے جسم کو نرمی کے باوجود بھی نہیں کھایا کیونکہ ان کے جسم اطہر میں حیات موجود تھی۔

3۔سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں قرآن پاک میں خَرَّ آیا ہے سَقَطَ نہیں آیا۔ خَرَّ زندہ کے گرنے کو جبکہ سَقَطَ بے جان کے گرنے کو کہا جاتا ہے۔اس سے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہوتی ہے۔

4۔قرآن پاک میں ہے کہ...... "اور یہ لوگ جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آویں جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمھارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کرلیا ہے" (سورۃ انعام آیت نمبر 54)۔ یہ حکم قیامت تک کے لئے عام ہے، ماقبل الموت ومابعد الموت ۔

5۔قرآن پاک میں ہے کہ "اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمھارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول (خدا) بھی اُن کے لئے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے ۔" (سورۃ النساء آیت 64)

"حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے تین روز بعد ایک بدوی نے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر اس آیت کریمہ سے مغفرت طلب کی روضہ اطہر سے صداء آئی انہ قد غفر لک" تفسیر قرطبی جلد 5 صفحہ 265-266

6۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "(حضرات) انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا فرماتے ہیں" اس حدیث کو روایت کیا ہے مسند بزار اور ابو یعلی نے ،مجمع زوائد جلد 8 صفحہ 211 مسند ابو یعلی جلد 6 حدیث 3425، فتح الباری جلد 6 صفحہ 487، الجامع صغیر صفحہ 124 بیہقی حیات الانبیاء صفحہ 3 وغیرہ وغیرہ۔

7۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا تو وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے ۔صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 268 مسند احمد جلد 3 صفحہ 148 سنن نسائی جلد 1 صفحہ 242 وغیرہ وغیرہ

8۔مشکوۃ شریف صفحہ 154 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے اس کمرہ میں جس میں

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں بلا حجاب داخل ہو جاتی تھی اور سمجھتی تھی کہ ایک تو میرے شوہر ہیں اور دوسرے میرے والد صاحب پس جب ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدفین ہوئی تو اللہ کی قسم میں اس حجرہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیاء کی وجہ سے بغیر پردہ کبھی نہ جاتی تھی۔ علامہ طیبی شارح مشکوۃ لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ایک امر کی دلیل ہے کہ میت کا احترام بھی اسی طرح کیا جائے کہ جس طرح زندگی میں کیا جاتا ہے۔ (شرح طیبی جلد 3 صفحہ 418)

9۔ حضرت سعید المسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں واقعہ حُرّہ کے دنوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے اذان اور اقامت کی آواز سنتا رہا۔ یہاں تک کہ لوگ واپس آگئے۔ (خصائص کبریٰ جلد 2 صفحہ 281، الحاوی للفتاوی جلد 2 صفحہ 148 زرقانی جلد 5 صفحہ 332-333)

10۔ ہر مسئلہ میں صریح آیت ضروری نہیں۔ اگر مماتی حضرات اس مسئلہ میں صریح آیت طلب کریں تو پھر انھیں گدھے کا گوشت کھانا چاہئے کیونکہ اس کے نہ کھانے میں کوئی صریح آیت موجود نہیں ہے۔ اسی طرح بندر کا بھی یہی حکم ہوگا مماتی حضرات کیلئے۔

11۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جو بتایا کہ مَاتَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہری موت بھی نہیں آئی ہے۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام کر رہے ہیں ابھی اُٹھ جائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ظاہری موت تو آئی ہے آیت اَفَاِنْ مَاتَ سے بھی یہی مراد ہے۔ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شہداء سب زندہ ہیں۔ شہداء صریح آیت سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلالۃ النص سے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے بارے میں صریح آیت ہوتی تو مماتی حضرات کافر سمجھے جاتے۔ لہٰذا اس فتنہ کو ضال مضل (خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنیوالا) بدعتی، اہلسنت والجماعت سے خارج مانا جائیگا اور اس فتنہ کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں انکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور گمراہ کرنے کے خطرہ سے بچوں کو ان سے تعلیم دلوانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

الداعی الی الخیر بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ کی حیات کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا وہی حقیقت ہے

والسلام

خان محمد عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ (صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

وبعد بھائی نفیس نے متعلق جناب مولانا محب اللہ صاحب مدظلہم العالی نے جو رسالہ ترتیب دیا ہے اس میں حضرات علماء دیوبند کے موقف کو تفصیل کے ساتھ عمدہ طریقے سے پیش کیا ہے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لیکر آج تک تمام ہی علماء کا مسلک حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رہا ہے علماء دیوبند بھی اسی کے قائل ہیں جو شخص حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں۔

سلیم اللہ خان

۸ جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ

۲ جون ۲۰۰۹ء

جامعہ فاروقیہ کراچی

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ (مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

باسمہ تعالیٰ

میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کی تحریر کی تصدیق اور تائید کرتا ہوں۔

عبدالرزاق اسکندر

۲۰/۶/۱۴۳۰

۱۴/۶/۲۰۰۹

شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ (جامعہ اشرفیہ لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انبیاء علیہم السلام کے دنیوی ابدان کے ساتھ روح کا اتنا زیادہ تعلق ہے کہ وہ درود شریف سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں جو دور سے پڑھے وہ ان کو پہنچایا جاتا ہے اور وہ قبروں میں نماز بھی پڑھتے ہیں یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے اس کے خلاف گمراہی ہے اور مماتیوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور مولانا محب اللہ جان کی تحریر کی تائید کرتا ہوں (جو یہاں تحریر ہے)

محمد سرور عفی عنہ

25 JUL 2009

مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ (جامعہ مدنیہ جدید لاہور)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد آقائے دو عالم فخر دو عالم سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کیا تو محبت کے سمندر میں جوش اور ولولہ پیدا کرنے والا عظیم اور مبارک عقیدہ وہ عقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضۂ اطہر میں حیات ہیں اور اس انداز سے آرام فرما ہیں قریب سے درود شریف پڑھا جائے آپ خود سنتے ہیں اور اگر دور سے درود شریف پڑھا جائے فرشتوں کے ذریعہ نام لیکر بارگاہ اقدس میں پہنچایا جاتا ہے اس نیک عقیدہ کی برکت اور کشش ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے پروانے سارے جہان میں تڑپ رہے ہیں کہ ہم کب مدینے منورہ پہنچ کر گنبد خضریٰ کی نورانی جالیوں کے سامنے کھڑے ہو کر درود وسلام کا ہدیہ پیش کریں اور اپنے قلب و جگر اور جسم کے ایک ایک روں کو ٹھنڈا کریں۔ اس نیک

مبارک عقیدہ پر علمائے سلف و خلف اور پوری امت کے محبین اور دیوانوں کا اجماع ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک عقیدہ پر ہم سب کو قائم رکھے آمین

حدیث شریف میں ہے البرکۃ مع اکابرکم الحدیث جیسے اللہ تعالیٰ نے گھر کی برکت بزرگوں کے وجود میں رکھی ہے اسی طرح ہمارے دین کی برکت بھی اپنے بزرگوں کے سایہ میں ہے ان کے ساتھ عقیدہ اور عمل کے اندر موافقت میں ہے

اس دور پر فتن میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے اکابر علمائے دیوبند سے دین متین کی اشاعت و خدمت کا بہت بڑا کام لیا ہے ان سب کا بھی مبارک عقیدہ تھا انکے ساتھ جڑنے میں برکت بھی ہے حفاظت بھی ہے اور آخرت کی ہمیشہ کی خوشیوں میں پہنچنے کی ضمانت بھی ہے اللہ تعالیٰ سب کو اپنے دین حق کی صحیح فہم نصیب فرمائے آمین

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگ مخدوم و مکرم حضرت مولانا محب اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے رسالہ کو طالبین حق کیلئے ایصال الی الحق کا ذریعہ بنائے آمین

محتاج دعا

محمد حسن عفی عنہ

حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہ (جامعہ حقانیہ ساہیوال)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ حضرت مولانا محب اللہ شاہ صاحب مدظلہم کا مضمون مماتی فتنہ مسلک دیوبند کا ترجمان ہے۔ مطالعہ کیا ہے جو ہماری تائید کرتا ہے اہل السنۃ والجماعۃ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اپنی قبور مطہرہ میں اجساد عنصریہ کے ساتھ حیات حاصل ہے اور انکی ارواح طیبہ کا

ان کے اجساد مطہرہ سے تعلق ہے اس لئے جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتا ہے آپ اس کو سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔ ھذا اعتقادنا الحق وماذا بعد الحق الا الضلال۔ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے وہ دیوبندیت اور اہل السنۃ والجماعۃ سے تعلق نہیں ہے اس کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ تفصیل تسکین الصدور۔ مقام حیات، حیات انبیاء [illegible] کی جائے۔ فقط واللہ اعلم [illegible]

[illegible] ۵ / ۶ / ۱۴۰۶ھ

دورِ حاضر کے اکابر دیوبند کا مسلک اور ان کا متفقہ اعلان

حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے۔ اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔

صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں۔ لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس میں جو درود پڑھا جاوے بلا واسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدثین۔ اور متکلمین اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء پر "آب حیات" کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ "المہند علی المفند" بھی اہل انصاف اور اہل بصیرت کے لیے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعوے کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

(۱) مولانا محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ، مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵
(۲) مولانا عبدالحق عفی عنہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
(۳) مولانا محمد صادق عفا اللہ عنہ، سابق ناظم محکمہ امور مذہبیہ بہاولپور
(۴) مولانا ظفر احمد عثمانی، عفا اللہ عنہ شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار
(۵) مولانا شمس الحق عفا اللہ عنہ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان
(۶) مولانا محمد ادریس کان اللہ لہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
(۷) مولانا مفتی محمد حسن مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور (۸) مولانا رسول خان عفا اللہ عنہ، جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور (۹) مولانا مفتی محمد شفیع عفی اللہ عنہ مہتمم دارالعلوم کراچی
(۱۰) مولانا احمد علی عفی عنہ، امیر نظام العلماء و امیر خدام الدین لاہور (تلک عشرۃ کاملۃ)

(تسکین الصدور صفحہ 37 از حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ)